بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۱۰۹

انّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشآء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودًا

تار کا پتہ الفضل قادیان

روزنامہ الفضل قادیان

یوم جمعہ

ایڈیٹر: غلام نبی ——— قیمت ایک آنہ

جلد ۳۰ | ۹ - ماہ صلح ۱۳۲۱ ہش | ۲۱ - ماہ ذوالحجہ ۱۳۶۰ ھ | ۹ - ماہ جنوری ۱۹۴۲ء | نمبر ۸

مدینۃ المسیح

قادیان ۷ - ماہ صلح ۱۳۲۱ ہش - سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت دن بھر تو خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی - مگر آج شام کو سردی لگ کر کچھ حرارت کی شکایت ہو گئی ہے - احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں ۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے - الحمد للہ -

آج گیارہ بجے صبح مہمان خانہ کے صحن میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے جناب چوہدری حاکم علی صاحب کا جنازہ بہت بڑے مجمع کے ساتھ پڑھایا - اور مرحوم کو مقبرہ بہشتی کے قطعہ خاص صحابہ میں دفن کیا گیا - احباب بلندی درجات کے لئے دعا کریں - ہمیں اس صدمہ میں مرحوم کے خاندان سے دلی ہمدردی ہے - دعا ہے - کہ خدا تعالیٰ انہیں مرحوم کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے ۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی تقریر جلسہ سالانہ کے موقعہ پر

نہایت اہم امور کے متعلق ارشادات

مرتبہ: شیخ رحمت اللہ صاحب - شاکر

(۱)

۲۷ - دسمبر ۱۹۴۱ء سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

۱ - اخبارات سلسلہ

اپنے مضمون کو شروع کرنے سے قبل میں حسب سابق تمام دوستوں کو پھر ایک بار بلکہ شاید بیسیوں بار - بلکہ اس سے بھی زیادہ بار توجہ دلاتا ہوں - کہ سلسلہ کے اخبارات اور رسائل کی اشاعت بڑھانا ان کا اہم فرض ہونا چاہیئے انہیں یاد رکھنا چاہیئے - کہ جس درخت کو پانی نہ ملتا رہے - وہ خشک ہو جاتا ہے - اور اس زمانہ کی ضرورتوں کے لحاظ سے

اخبار بھی پانی کا رنگ رکھتے ہیں

اور اس لئے ان کا مطالعہ ضروری ہے - یہ بات میں کئی بار کہہ چکا ہوں - مگر افسوس ہے - کہ دوست توجہ نہیں کرتے - بلکہ بعض تو نادانی سے یہ اعتراض کرتے ہیں - کہ اخباروں میں وہی باتیں بار بار دوہرائی جاتی ہیں - حالانکہ جو بات مفید ہو - اسے دوہرانا ضروری ہوتا ہے - اگر دوہرانا ایسا ہی بُرا ہے - تو ایسے لوگ روٹی کھانے اور پانی پینے کے فعل کو کیوں دوہراتے ہیں - جس طرح انسان کا جسم تحلیل ہوتا رہتا ہے اور اس لئے ضرورت ہوتی ہے - کہ انسان پھر روٹی کھائے - اور پانی پیئے - اسی طرح دماغی تحلیل بھی ہوتی رہتی ہے - اور اس لئے پھر ان باتوں کا دوہرانا ضروری ہوتا ہے - اگر ان کو دوہرایا نہ جائے - تو اثر قائم نہیں رہ سکتا - پس

دوہرانا بُری بات نہیں

بلکہ ضروری ہے - اذان دن میں پانچ بار دوہرائی جاتی ہے - یہ اخبار کا ذکر تو کوئی دوہراتا ہو - تو مہینہ - یا سال کے بعد دوہرائے گا - مگر اذان تو دن میں پانچ بار دوہرائی جانے کی ذمہ واری اللہ تعالیٰ نے ہم پر ڈالی ہے - پھر نماز دن میں پانچ بار دوہرانے کا حکم ہے - وہی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وہی اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم ہر نماز میں پڑھی جاتی ہے - وہی سورہ فاتحہ ہر رکعت میں دوہرائی جاتی ہے - وہی ہر نماز اور ہر رکعت میں سینے پر ہاتھ رکھے جاتے ہیں - وہی سجدہ اور وہی رکوع دوہرایا جاتا ہے - نماز بالکل اسی طرح دن میں پانچ بار دوہرائی جاتی ہے - جس طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لے کر اب تک چلی آتی ہے - رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے لے کر اب تک ہمارے باپ دادا - ان کے باپ دادا اور پھر ان کے باپ دادا بالکل اسی طرح دہراتے چلے آئے ہیں - اور اگر دوہرانا عیب ہے - تو اسے کیوں دوہرایا جاتا ہے - وہی سجدہ جو کل کیا تھا - آج دوہرایا جاتا ہے - اور وہی نماز جو کل پڑھی تھی - آج دہرائی جاتی ہے وہی روٹی کھانے اور پانی پینے کا عمل ہر روز دوہرایا جاتا ہے - وہی دن جو کل چڑھا تھا - آج پھر چڑھا ہے اور وہی رات ہر روز آتی ہے - اور کبھی کوئی نہیں کہتا - کہ دن دوبارہ نہ چڑھے اور رات دوبارہ نہ آئے کیونکہ کل بھی دن تھا - اور رات تھی - اس لئے آج نہ دن ہو - اور نہ رات - ذرا غور کرو - کہ اگر انسان کی نیند اُڑ جائے - تو اسے کتنی تکلیف ہوتی ہے میرا اپنا گزشتہ شب کا تجربہ ہے - کہ مجھے نیند نہ آتی تھی - اور صبح تقریر کرنی تھی - میں نے ڈرام بالنصف ڈرام بروما ئیڈ پی لی - مجھے یہ بھی علم نہ تھا - کہ اتنی خوراک درست بھی ہے - یا زہریلی ہو جاتی ہے - مگر چونکہ نیند نہ آ رہی تھی - میں نے پی لی - کیونکہ میں جانتا تھا - کہ اگر رات کو نیند نہ آئی - تو صبح نہ کوئی کام کر سکوں گا - اور نہ تقریر کر سکوں گا - تو کوئی شخص یہ نہیں کہتا - کہ میں کل بھی سو یا رہا ہوں - آج نہ سوؤں - بلکہ شدید خواہش رکھتا ہے کہ وہی نیند جو کل آئی تھی - اور جو روز آتی ہے - پھر آئے - پس کسی بات کا دوہرایا جانا قابلِ اعتراض بات نہیں بلکہ مفید چیزوں کا دوہرایا جانا ضروری اور مفید ہوتا ہے - قرآن کریم میں مومنوں کے متعلق آتا ہے کہ کُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِّزْقًا قَالُوْا هٰذَا الَّذِيْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ وَاُتُوْا بِهٖ مُتَشَابِهًا (البقرہ رکوع ۳) جس کا مطلب یہ ہے - کہ جنت میں وہی رزق دوہرائے جائیں گے ۔

پس محض دوہرانا کوئی قابل اعتراض بات نہیں ہر روز کئی باتیں دوہرائی جاتی ہیں - اور انسان چاہتا ہے کہ وہ دوہرائی جائیں - ان کا نہ دوہرایا جانا اسے کبھی پسند نہیں ہوتا - پس یہ کہنا غلطی ہے - کہ یہی بات ہمیشہ دہرائی جاتی ہے - جماعت کے دوستوں کو اس طرف ضرور توجہ کرنی چاہیئے - کہ

سلسلہ کے اخبارات کو خریدیں -

انہیں پڑھیں - اور ان سے فائدہ اٹھائیں - میں تو جہاں تک ہو سکے - پڑھتا ہوں - اور بسا اوقات فائدہ بھی اٹھاتا ہوں - میں نے تو کبھی کوئی ایسا مضمون نہیں پڑھا - جو دوبارہ شائع ہوا ہو - لیکن اگر کوئی مضمون دوبارہ بھی شائع ہوا ہو تو بہر حال اس کا

اسلوب اور طرز بیان

جدا ہوتا ہے - اور اس چیز سے بھی فائدہ ہوتا ہے بعض عام باتیں بھی بہت بڑے فائدہ کا موجب ہوتی ہیں - کل ہی میرا علمی مضمون ہے - اور اگر خدا تعالیٰ نے توفیق دی - تو آپ لوگ دیکھیں گے - کہ ان میں بہت سی باتیں ایسی ہیں - جو عام ہیں - اور روزمرہ ہمارے سامنے آتی رہتی ہیں - میں نہیں کہہ سکتا - کہ اپنی کمزوریوں کی وجہ سے میں انہیں بیان کر سکوں یا نہ اور کس حد تک بیان کر سکوں - لیکن اگر اللہ تعالیٰ نے توفیق دی - تو آپ لوگ دیکھیں گے - کہ ایسی ہی مثال ہو گی - جیسے

معمولی معمولی چیزوں سے ایک عجوبہ

تیار کر لیا جائے جس رنگ میں یہ مضمون اللہ تعالیٰ نے مجھے سمجھایا ہے وہ بالکل نرالا ہے - اور اگر اسے سننے کے بعد کوئی کہے - کہ یہ تو وہی باتیں ہیں - جو عام طور پر ہمارے سامنے آتی رہتی ہیں - تو گو اس کی یہ بات صحیح تو ہو گی - لیکن اگر وہ ان کی ترتیب کو دیکھے گا - تو اسے معلوم ہو گا - کہ وہ اس رنگ کی ہے - کہ یہ مضمون کسی کے ذہن میں پہلے نہیں آیا - اور وہ محسوس کرے گا - کہ یہ قرآن کریم کا بڑا کمال ہے - کہ اس کے اندر سے نئے نئے علوم نکلتے رہتے ہیں - میں قرآن کریم پر بہت غور کرنے والا آدمی ہوں -

اور اس مضمون کی ترتیب کو دیکھ کر میں خود حیران ہوں۔ کہ جو آیات روزانہ ہمارے سامنے آتی رہتی ہیں۔ ان میں سے بعض ایسے نئے مضامین پیدا ہوئے ہیں۔ کہ مجھے خود حیرت ہوتی ہے۔ اس لئے یہ عذر کہ وہی باتیں ہرائی جاتی ہیں بالکل غلط ہے۔

پس دوستوں کو

اخبارات کی اشاعت کی طرف خاص طور پر توجہ

کرنی چاہیئے۔ اور دوسروں کو بھی اس کی تحریک کرنی چاہیئے۔ ہماری جماعت اتنی ہی نہیں جتنی یہاں موجود ہے۔ ہماری جماعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اس سے بہت زیادہ ہے۔ کسی زمانہ میں ساری جماعت عورتیں اور بچے ملا کر بھی اتنی ہی ہوگی۔ جتنی اب یہاں موجود ہے مگر اس وقت

سلسلہ کے اخبارات کی اشاعت

ڈیڑھ دو ہزار ہوتی تھی۔ مگر اب الفضل کے خریدار صرف بارہ سو ہیں۔ حالانکہ اگر کچھ نہیں تو پانچ چھ ہزار اس وقت ہونے چاہئیں۔ لوگ غیر ضروری باتوں پر روپے خرچ کر دیتے ہیں۔ امراء کے گھروں میں بیسیوں چیزیں ایسی بھی رہتی ہیں۔ جو کسی کام نہیں آتیں۔ مگر لوگ ان پر اس لئے روپے خرچ کرتے ہیں۔ کہ کبھی کسی مہمان کے آنے پر اس کے سامنے لائی جائے۔ تو وہ دیکھ کر کہے کہ اچھا خانصاحب آپ کے پاس یہ چیز بھی موجود ہے۔ بس اتنی سی بات سن کر ان کا دل خوش ہو جاتا ہے۔ اور وہ پچاس روپیہ کی رقم جو اس پر خرچ کی ہوتی ہے۔ گویا اس طرح وصول ہو جاتی ہے۔ تو ایسی غیر ضروری چیزوں پر تو لوگ روپے خرچ کر دیتے ہیں۔ لیکن خدا تعالےٰ کی باتوں پر نہیں کرتے۔ ان کے متعلق کہہ دیتے ہیں کہ وہ دہرائی جاتی ہیں۔ حالانکہ اخبارات نہ صرف ان کے فائدہ کی چیز ہیں۔ بلکہ ان کی

اولادوں کے لئے بھی ضروری

ہیں۔ میں تو یہاں تک کوشش کرتا ہوں۔ کہ جہاں تک ہو سکے۔ ایک کتاب کی کئی کئی جلدیں مہیا کر کے رکھوں۔ میرے دل پر یہ بوجھ رہتا ہے کہ میری اولاد خدا تعالےٰ کے فضل سے زیادہ ہے۔ ایسا نہ ہو کہ سب کے لئے کتب مہیا نہ ہو سکیں۔ میرے پاس بعض کتابوں کے تین تین چار چار نسخے ہیں۔ میں نے چند روز ہوئے "مسلم" جو حدیث کی کتاب ہے منگوانے کو کہا مولوی نور الحق صاحب دو مختلف قسم کی کتابیں لائے۔ کہ ان میں سے کونسی منگوائی جائے۔ میں نے کہا کہ دونوں منگوا لیں بچوں کے کام آئیں گی۔ تو کتابوں کا رکھنا اولاد کے لئے بہت مفید ہوتا ہے۔ ایک دن آئیگا کہ وہ دنیا میں نہ ہوں گے۔ اس وقت ان کی اولادیں ان اخبارات کو پڑھیں گی۔ اور اپنے ایمان تازہ کریں گی۔ بعد میں ان کے لئے ان کا حاصل کرنا مشکل ہوگا۔ دیکھو آج

پرانے "الفضل" اور ریویو وغیرہ کے پرچے

کس قدر مشکل سے ملتے ہیں۔ کئی دوستوں نے مجھ سے بھی شکائت کی ہے۔ کہ پرانے پرچے نہیں ملتے۔ پس آج دوستوں کو اس طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ اور ان چیزوں کو خرید کر فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ اور پھر اپنی اولادوں کے لئے ان کو محفوظ کر دینا چاہیئے۔

سلسلہ کے اخبارات میں سے "الفضل"

روزانہ ہے۔ جہاں کوئی فرد نہ خرید سکے۔ وہاں کی جماعتیں مل کر اسے خریدیں۔ مجلس شوریٰ میں بھی اس سال یہ فیصلہ کیا گیا تھا۔ کہ جن جماعتوں کے افراد کی تعداد بیس یا اس سے زیادہ ہے۔ وہ لازمی طور پر روزانہ الفضل خریدیں اور جس جماعت کے افراد کی تعداد بیس یا اس سے کم ہو۔ وہ "الفضل" کا خطبہ نمبر یا فاروق خریدے۔ "فاروق" بھی پیغامیوں آریوں اور عیسائیوں وغیرہ کے متعلق بہت مفید مضامین لکھتا رہتا ہے۔ "نور" سکھوں اور ہندوؤں کے لئے ہے۔ ہماری تبلیغ میں ہندوؤں کا حصہ ہے۔ مگر نور کو چاہیئے کہ اپنے دائرہ کو وسیع کرے۔ اس سے محض غلط فہمیاں دور کرنے کا ہی کام نہیں لینا چاہیئے۔ بلکہ اسے تبلیغی اخبار بنانا چاہیئے۔ بے شک تلخی نہ ہو۔ وہ تو اسلام میں جائز بھی نہیں۔ لیکن محبت اور پیار سے ہندوؤں اور سکھوں کو اسلام کی خوبیوں کی طرف توجہ دلانی چاہیئے۔ اور انہیں بتانا چاہیئے کہ اسلام میں ان کا داخلہ جہاں ایک طرف سچائی کو قبول کرنے کا موجب ہوگا۔ وہاں دوسری طرف ان کے آباء اور بزرگوں کی خواہشات کو پورا کرنے کے مترادف ہوگا۔ اسی طرح ریویو اردو اور انگریزی بھی اب بہتر ہیں۔ میرا یہ مطلب نہیں۔ کہ ابتدائی حالت سے بہتر ہیں۔ اس وقت تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مضمون اس میں ہوا کرتے تھے۔ بلکہ درمیانی عرصہ میں جو نیند کا زمانہ ان پر آیا تھا۔ اس سے بہتر ہیں۔ "سن رائز" بھی بہت مفید کام کر رہا ہے۔ اور ان ممالک میں جہاں ہم اور کسی زبان میں اپنے خیالات نہیں پہونچا سکتے۔ مثلاً امریکہ انگلستان وغیرہ وہاں بڑا اچھا اثر پیدا کر رہا ہے۔ میرے خطبات اور سلسلہ کی دیگر تحریکات وغیرہ اسی کے ذریعہ ان ممالک کے احمدیوں تک پہونچتی ہیں۔ اور ان سب کے خریدنے کی میں سفارش کرتا ہوں۔ دوستوں کو چاہیئے۔ کہ کثرت سے ان اخبارات اور رسائل کو خریدیں اور انہیں خریدنا اور پڑھنا ایسا ہی ضروری سمجھیں جیسا

زندگی کے لئے سانس

لینا ضروری ہے۔ یا جیسے وہ روٹی کھانا ضروری سمجھتے ہیں۔ دیکھو ایک زمانہ تھا جب آٹا دو روپیہ من بکتا تھا۔ اس وقت بھی لوگ روٹی کھاتے تھے۔ پھر سولہ سیر ہوا پھر بھی کھاتے رہے۔ پھر دس سیر ہوا اس وقت بھی کھاتے رہے۔ پھر آٹھ سات بلکہ ۶½ سیر تک پہنچ گیا۔ تو اس وقت بھی کھاتے رہے۔ اور اب تو قیمتوں پر گورنمنٹ نے حد بندی لگا دی ہے۔ ورنہ اگر تین چار سیر بھی بھاؤ ہو جاتا۔ تو بھی ضرور کھاتے۔ اس لئے کہ اسے زندگی کا جزو سمجھا جاتا ہے۔ اسی طرح

اخباروں اور رسائل کا خریدنا

اور ان کا پڑھنا بھی ضروری سمجھا جائے۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ اس دفعہ ضرور احباب توجہ کریں گے۔ اور اخبارات و رسائل کی خریداری کو ضروری سمجھیں گے۔ "الفضل" فاروق نور سن رائز۔ ریویو اردو انگریزی ان سب کی خریداری کی میں سفارش کرتا ہوں۔ اور امید کرتا ہوں۔ کہ میری اس دفعہ کی سفارش کو دوست ضرور قبول کریں گے۔

ان کے علاوہ ایک رسالہ "فرقان" نکلا ہے۔ اس کی تمہید بھی میں نے لکھی ہے۔ جو پیغامیوں کے زہر کے ازالہ کے لئے جاری کیا گیا ہے۔ اس کی خریداری کی طرف بھی میں دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ اور جن نوجوانوں نے یہ جاری کیا ہے انکو بھی توجہ دلاتا ہوں کہ میں نے مستقل رسالہ کے طور پر اسکے اجراء کی اجازت نہیں دی۔ بلکہ یہ صرف ان اشتہارات کا قائم مقام سمجھنا چاہیئے۔ جو پہلے وقتاً فوقتاً شائع ہوتے رہتے ہیں۔ اب گویا وہ مہینہ کے بعد ایک رسالہ کی صورت میں شائع ہوتے رہیں گے۔ مستقل رسالہ کے طور پر اسے جاری کرنے کی اجازت میں نے نہیں دی اور نہ اسے یہ حیثیت دینی چاہیئے۔ کیونکہ اس کی ضرورت نہیں۔ اگر اسے مستقل حیثیت دی جائے۔ تو پھر اسے خواہ مخواہ اور ضرورت کے بغیر بھی جاری رکھنے کی کوشش کی جائیگی میں نے دیکھا ہے جب لوگ کوئی رسالہ جاری کرتے ہیں۔ تو پھر اس کی ضرورت رہے یا نہ رہے اسے جاری رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور کوشش کرتے ہیں۔ کہ اس کی

ضرورت کے بعد

بھی اسے گھسیٹتے چلے جائیں۔ اور اس طرح وہ ایک بوجھ بن جاتا ہے۔ پس یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ میں نے اشتہاروں کے طور پر ہی اس کی اجازت دی ہے مستقل رسالہ کی حیثیت سے نہیں

۲۔ لفظ "اعظم" کا غلط استعمال

ایک اور رسالہ ایک دوست نے بھیجا ہے میں اس کے متعلق بھی کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ مگر کہتے ہوئے ڈرتا بھی ہوں۔ اور ڈرتا اس لئے ہوں کہ یہ ایک نوجوان کا کام ہے۔ اور جیسا کہ کسی نے کہا تھا کہ یہ اس کے بچہ کا پہلا وار ہے خالی نہ جانا چاہیئے۔ مجھے یہ ڈر ہے کہ اس کی دل شکنی نہ ہو۔ اور اس کا ذکر نہ کرنا بھی دل پر گراں گزرتا ہے۔ یہ

رسالہ "ہمارے نغمے"

ہے۔ اس میں شعر اچھے ہیں۔ اور سلسلہ کے متعلق اچھے جذبات کا اظہار کیا گیا ہے۔ میں خود بھی شعر کو پسند کرتا ہوں۔ مگر جس حد تک وہ جذبات کو صحیح طور پر ابھارے۔ خوشامدانہ قصائد کو میری طبیعت پسند نہیں کرتی۔ اور اس سے میری طبیعت اس حد تک متنفر ہے کہ مولوی عبید اللہ صاحب بسمل مرحوم جو فارسی کے بہت بڑے شاعر تھے۔ اور فارسی کے علم کے لحاظ سے ہندوستان بھر کی اہم ترین شخصیتوں میں ان کا شمار ہوتا تھا۔ وہ ایک بار میرے متعلق ایک طویل قصیدہ لکھ کر لے آئے۔ اور یہاں سٹیج پر اسے پڑھنے لگے۔ وہ پڑھتے جائیں۔ اور میں اپنے دل میں کہوں کہ مجھ میں تو یہ بات نہیں میں تو ایسا نہیں ہوں۔ آخر مجھ سے نہ رہا گیا اور میں نے کہا کہ مولوی صاحب آپ جیسے بزرگ آدمی کے لئے یہ بات موزوں نہیں

کہ ایسی باتوں میں وقت ضائع کریں۔ ان کو یہ بات بُری لگی۔ کہ میں نے داد دینے کے بجائے جھاڑ ڈال دی۔ اور اُنہوں نے اسی دن سے شعر کہنا قریباً ترک کر دیا؛

اس وقت میں جس بات کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ وُہ بھی اسی قسم کی ہے۔ یہ غلطی ہمارے ملک میں عام طور پر پھیلی ہُوئی ہے "الفضل" میں بھی میں نے بعض اوقات دیکھی ہے۔ اس رسالہ میں حضرت خلیفہ اول رضؓ کے متعلق بعض اشعار درج ہیں۔ ان میں

حضرت خلیفہ اوّل رضؓ کی تعریف

کی گئی ہے۔ اور وُہ صحیح ہے۔ بلکہ ہم آپ کی تعریف میں اس سے زیادہ کلمات بھی کہہ سکتے ہیں۔ مگر ان اشعار پر ہیڈنگ "نورالدین اعظم" لکھا ہے۔

اعظم کے معنے

ہیں سب سے بڑا اب سوال یہ ہے۔ کہ کیا یہ "اعظم" کا خطاب آپ کو اللہ تعالےٰ نے دیا۔ یا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دیا۔ یا کسی پہلی پیشگوئی میں آپ کے لئے یہ خطاب آیا ہے۔ یا کیا آپ نے خود کبھی اپنے آپ کو "اعظم" کہا۔ اتنا تو سمجھنا چاہیئے۔ کہ خطاب وُہی ہو سکتا ہے۔ جو کسی بالا ہستی کی طرف سے دیا جائے۔ ہمارے لئے بڑی اور بالا ہستی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ آپ سے اُوپر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور ان سے اوپر اللہ تعالےٰ۔ مگر ان میں سے کسی نے بھی حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کو یہ خطاب نہیں دیا۔ ان میں سے کسی کی طرف سے یہ خطاب اگر آپ کو دیا جاتا۔ تو یہ آپ کی تعریف کہلا سکتی تھی۔ مگر یہ تو اکبر شاہ خان نجیب آبادی نے آپ کو دیا تھا۔ جو پہلے مرتد ہو کر پیغامی ہوا۔ اور پھر وہاں سے بھی مرتد ہو کر غیر احمدی بنا۔ اس لئے اول تو یہی

بہت شرم کی بات

ہے۔ کہ ہم آپ کے لئے وُہ خطاب استعمال کریں جس کا بانی ایک ایسا شخص ہو۔ جو احمدیت سے مرتد ہو کر مرا۔ پھر اگر تو "اعظم" کے معنے یہ ہیں۔ کہ جو اپنے گھر میں بیوی بچوں میں سے سب سے بڑا ہو۔ تو اس طرح تو دنیا میں کوئی بھی ایسا شخص نہیں۔ جو "اعظم" نہ کہلا سکے۔ لیکن "اعظم" کا لفظ تو

ایک اصطلاح

ہے جس کے معنے ایسے شخص کے ہیں۔ جس سے بڑا چند صدیوں میں اس سے پہلے اور پیچھے کوئی نہ ہو۔ مثلاً سکندر اعظم کے معنے ہیں۔ کہ چند صدیوں تک اس کے آباء و اجداد اور اس کی اولاد میں سے کوئی ایسا پیدا نہیں ہُوا۔ اسی طرح اکبر اعظم ہے۔ جس کے معنے یہ ہیں۔ کہ چند صدیوں تک اس کے آباء و اجداد اور اولاد میں سے کوئی اس جیسا نہیں ہُوا۔

اب ان معنوں کے لحاظ سے "نورالدین اعظم" کے معنے یہ بنتے ہیں۔ کہ گویا آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بھی بڑے تھے۔ اور آئندہ بھی چند صدیوں تک آپ جیسا بڑا کوئی نہ ہوگا۔ اب دیکھنا چاہیئے۔ کہ کیا یہ بات صحیح ہے۔ میں تو جب حضرت خلیفہ اول رضؓ کے متعلق یہ لفظ جو ایک مرتد کی طرف سے آپکا خطاب ہے۔ سنتا ہُوں۔ تو سخت تکلیف ہوتی ہے۔ کہ کہنے والے کو اتنا بھی احساس نہیں کہ وُہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ کے ایک شخص کو اعظم کہہ رہا ہے۔ یہ غلطی سب سے پہلے علّامہ شبلی نے کی ہے جنہوں نے حضرت عمر رضؓ کے متعلق

"فاروق اعظم"

کا لفظ استعمال کیا۔ جو بالکل غلط ہے۔ فاروق "اعظم" کہاں تھا۔ وُہ تو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی جُوتیوں کا غلام تھا۔ ہمارے ملک میں یہ غلط رواج ہے۔ کوئی شخص اگر طب کی ایک دو کتابیں پڑھ کر کسی گاؤں میں عطاری کی دوکان کھول لے۔ تو پھر وہ ارسطوئے زمان سے ادھر نہیں ٹھہرتا۔ وُہ کسی گاؤں میں نیلوفر اور بنفشہ کی دوکان کرے گا۔ مگر قلم اٹھا کر اپنے آپ کو

ارسطوئے زمان حکیم نتھو خان

لکھے گا۔ اس سے نیچے اترنا وُہ جانتا ہی نہیں۔ ذرا کسی نے دو پہلوانوں کو گرا لیا۔ تو پھر وُہ رستمِ زمان سے کم کسی خطاب پر اکتفا نہ کریگا اور یہی وجہ ہے۔ کہ ہر اینٹ اٹھانے سے رستم۔ ارسطو۔ اور اعظم ہمارے ملک میں نکل آتے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا ہے۔ کہ بڑے آدمیوں کی تعریفوں کے لئے لوگ اس سے زیادہ مبالغہ کی ضرورت سمجھتے ہیں۔ اور خیال کرتے ہیں۔ کہ جب ذلیل لوگ ارسطو اور سکندر بن گئے تو جو فی الواقعہ بڑے ہیں۔ انہیں کچھ اور بڑھا کر دکھانا چاہیئے۔ لیکن یہ طریق غلط ہے۔ جاہل پاگل ہوں۔ تو ان کا یہی کام ہے عالم پاگل کیوں بنیں۔ اور اپنے بزرگوں کو وُہ خطاب دے کر جن کے وُہ مستحق نہیں۔ کیوں ان کی اور ان کے بزرگوں کی ہتک کریں جن لوگوں میں

حقیقی فضیلت

پائی جاتی ہے۔ انہیں جھوٹی فضیلت دینے کی ضرورت ہی کیا۔ چاندی اور پیتل کو ملمع کی ضرورت ہے۔ سونے کو ملمع کی ضرورت ہی کیا ہے۔

غرض یہ اس اصطلاح کا غلط استعمال ہے اور حضرت خلیفہ اول رضؓ کے لئے اس کا استعمال آپ کی ہتک ہے۔ کیا یہ آپ کی تعریف ہے۔ یا وُہ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے۔ کہ آپ اس طرح میری اطاعت کرتے ہیں۔ جس طرح نبض دل کی اطاعت کرتی ہے۔ اور اس سے بہتر تعریف آپ کی کیا ہو سکتی ہے۔

پس "اعظم" کے لفظ کے استعمال سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بھی ہتک ہوتی ہے۔ اور حضرت خلیفہ اوّل رضؓ کی بھی۔ کیونکہ اس کے یہ معنے ہیں۔ کہ آپ اپنی تعریف کرانے کے لئے

ایک مرتد کے خطاب کے محتاج

تھے۔ دراصل آپ کی تعریف "اعظم" کہلانے میں نہیں۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا خادم ہونے میں ہے۔ پس آپ کو اعظم کہنا آپ کی ہتک ہے۔ کیونکہ اس کا یہ مطلب ہے۔ کہ آپ جس چیز میں اپنی عزت سمجھتے تھے۔ اس سے آپ کو باہر کیا جائے۔ اور جسے ذلت سمجھتے تھے۔ وُہ آپ کی طرف منسوب کی جائے؛

۳- کتاب "سیر رُوحانی"

اس کے بعد میں دوستوں کو کتاب "سیر روحانی" کی طرف توجہ دلاتا ہُوں۔ یہ وُہ تقریر ہے۔ جو میں نے ۱۹۳۸ء کے سالانہ جلسہ پر کی تھی۔ یہ کتاب جلسہ کے دنوں میں نہ چھپی تھی۔ اس لئے دوستوں نے زیادہ توجہ نہ کی۔ یہ کتاب صرف دو ہزار چھپوائی گئی تھی۔ مگر ابھی سات سو بکی ہے۔ حالانکہ خدا تعالےٰ کے فضل سے ہماری جماعت کافی ہے۔ آج ہی یہاں ۲۳ ہزار افراد کو کھانا تقسیم ہُوا ہے۔ جس کے معنے یہ ہیں کہ اگر بچوں اور عورتوں کو نکال دیا جائے۔ تو بھی کم سے کم بارہ تیرہ ہزار مرد ہوں گے۔ مگر اس کتاب کے دو ہزار میں سے ابھی سات سو نسخے بکے ہیں۔ حالانکہ یہ چھوٹی سی کتاب ہے۔ جو لیکچر سُنا جائے۔ اس سے پوری طرح فائدہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے۔ کہ اسے دوبارہ پڑھا جائے۔ پھر یہ

سلسلہ کا مال

تھا۔ اس واسطے بھی اسے خریدنا چاہیئے تھا یُوں تو دوست شکایت کرتے ہیں۔ کہ تقریریں چھپتی نہیں ہیں۔ مگر یہ نہیں سوچتے۔ کہ جب پہلی چھپوائی ہوئی کتاب فروخت نہ ہو۔ تو دُوسری کیسے چھپوائی جا سکتی ہے۔ ان کی اشاعت پر سلسلہ کا روپیہ خرچ ہوتا ہے۔ اور آمد بھی خزانہ میں جاتی ہے۔ لیکن اگر روپیہ خرچ کر دیا جائے۔ اور کتاب فروخت نہ ہو۔ تو یہ نقصان سلسلہ کو پہونچتا ہے۔ جو کتاب چھپتی ہے۔ اگر دوست اسے جلدی جلدی خرید لیں۔ تو پھر اسی روپیہ سے اور بھی چھپ سکتی ہیں مگر جب پہلی ہی پڑی رہے۔ تو اور کس طرح چھاپی جا سکتی ہے۔ یوں تو دوست شکایت کرتے ہیں کہ جلسہ سالانہ کے بعض لیکچر کیوں نہیں چھپتے۔ مگر یہ نہیں سوچتے۔ کہ جب ایک کتاب کی اشاعت پر جو روپیہ لگایا جائے۔ وُہی پھنس جائے۔ اور واپس نہ آئے۔ تو کسی کتب فروش کو اور چھپوانے کی خواہش کیونکر پیدا ہو سکتی ہے۔ پس جو لوگ ان کتب کو خریدتے نہیں۔ وُہ گویا علم کے پھیلنے میں روک بنتے ہیں؛

۴- سنہ ۱۹۴۱ء میں بیعت کرنے والوں کی تعداد

اب میں اس سال کی بیعت کو لیتا ہُوں بیعت کی رپورٹ یہ ہے۔ کہ ۲۹۵۸ - آدمی ہندوستان میں بیعت میں شامل ہُوئے۔ اور ۹۶۷ باہر کے ملکوں سے۔ گویا کل

۳۹۲۵ - اشخاص

بیعت کر کے اس سال داخل سلسلہ ہُوئے۔ یہ تعداد پچھلے سال کی نسبت ۲۵ - ۳۰ فیصدی زیادہ ہے۔

ضلع گورداسپور

میں ۱۲۷۷ - اصحاب نے بیعت کی۔ پچھلے سال ۱۵۰۰ سے زیادہ نے کی تھی۔ اس ضلع کی بیعت کے متعلق جتنی امید تھی اتنی تو یہ نہیں۔ مگر پچھلے سال سے بہرحال زیادہ ہے۔

ضلع سیالکوٹ

اس سال بھی ضلع گورداسپور کے علاوہ دیگر اضلاع سے بڑھا رہا ہے۔ اس ضلع میں ۲۰۲ اصحاب نے بیعت کی۔

ضلع شاہ پور

سرگودہا میں ۱۴۲ نے

ضلع گجرات ۱۲۶

امرتسر ۱۰۹ لاہور ۸۱ گوجرانوالہ ۵۴ شیخوپورہ ۴۸ لائل پور ۴۷ جالندھر ۴۶ ہوشیارپور ۳۹ جہلم ۳۲ ملتان مظفر گڑھ ۲۰ منٹگمری ۱۹۔ فیروزپور ۱۷ کیمل پور راولپنڈی ۹۔ انبالہ ۷ جھنگ ۷ لدھیانہ ۵ کرنال رہتک ۴ میانوالی ۲

باقی سب اضلاع بالکل خالی

رہے ہیں۔ مگر میرے خیال میں یہ رپورٹ صحیح نہیں۔ آج ہی ایک صاحب حصار کے مجھے ملے تھے۔ اور انہوں نے بتایا تھا۔ کہ وہ ابھی ابھی احمدی ہوئے ہیں۔

صوبوں کے لحاظ سے تقسیم

اس طرح ہے۔ بنگال ۱۱۳ یوپی ۱۰۱۔ بہار اڑیسہ ۳۱ سرحد ۴۶ سندھ ۲۰۔ بلوچستان ۳ بمبئی گجرات ۲۔ برما ۱۵ سیلون ۸ ریاست جنید ۸ کپورتھلہ ۶ ملیر کوٹلہ ۲ حیدرآباد ۲۸

بیرونی ممالک

میں سے جاوا میں ۵۲۵۔ گولڈ کوسٹ سیرالیون میں ۱۷۳۔ امریکہ ۱۸ انگلستان ۲۔ سماٹرا ۲۴۔ ماریشس ۲ ملایا ۴ مصر ۹ اور فلسطین ۸ پیغامی شور مچاتے رہتے ہیں۔ کہ تبلیغ ہم کرتے ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ ان کے سالانہ جلسہ میں اتنے لوگ شریک بھی نہیں ہوتے جتنے خدا تعالیٰ کے فضل سے بیرونی ممالک میں ہر سال ہماری جماعت میں نئے شامل ہو جاتے ہیں۔ جن جماعتوں میں کوئی نیا آدمی شامل نہیں ہوا۔ یا جن کے بیعت کرنے والوں کی تعداد کم ہے۔ انہیں توجہ کرنی چاہیئے۔ اور

تبلیغ میں بہت کوشش کرنی چاہیئے۔

یہ کیا کم عزت ہے کہ اتنے مجمع میں ان جماعتوں کے نام پڑھے جاتے ہیں۔ جو کوشش کر کے نئے افراد کو جماعت میں داخل کرتی ہیں۔ اور اس طرح ہزاروں لوگوں کے دل سے ان کے لئے دعائیں نکلتی ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اُن پر برکتیں نازل کرے۔ پس جو جماعتیں اس سال ان دعاؤں سے محروم رہی ہیں۔ ان کو کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ اگلے سال ان کا نام بھی آجائے

۵۔ تفسیر القرآن کا کام

اس کے بعد میں تفسیر کے کام کے متعلق کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ یہ تمام سال میرے لئے شدت کی بیماری کا سال رہا ہے۔ اپریل میں مجھے

پھوڑے کی تکلیف

ہو گئی۔ اور وہ اتنی زیادہ تھی۔ کہ بعض دنوں میں تو میں رات کو سو بھی نہ سکتا تھا۔ اور بعد میں جب وہ مزمن صورت اختیار کر گیا۔ تو دن کے وقت بھی بیٹھ نہ سکتا تھا۔ بلکہ لیٹنا پڑتا تھا۔ اور وہ بھی پہلو پر۔ درد کی تکلیف مزید برآں تھی۔ یہ تکلیف برابر ستمبر کے آخر تک رہی۔ ستمبر کے آخر میں اپریشن کرایا۔ اور اس طرح ایک ماہ پھر لیٹنا پڑا۔ اس کے بعد گو درد وغیرہ تو نہ رہا۔ مگر معلوم نہیں کس وجہ سے سخت ضعف ہو گیا۔ حتیٰ کہ جلسہ سے ۵-۶ دن قبل تک یہ حالت تھی۔ کہ میں اچھی طرح چل پھر نہ سکتا تھا۔ چلتا تو قدم لڑکھڑاتے تھے۔ جیسے اسی پچاسی سال کے بوڑھوں کے لڑکھڑاتے ہیں۔ مسجد اقصیٰ کی ۴-۵ سیڑھیاں ہیں اور میں سونٹے کے سہارے اور تکلیف کے بغیر وہ بھی نہ چڑھ سکتا تھا۔ اس لئے نومبر تک تو کوئی کام نہ ہو سکا۔ نومبر کے بعد کام شروع کیا۔ اور اس طرح یہ ناممکن ہو گیا۔ کہ اس سال تفسیر کے کام کو مکمل کیا جا سکے۔ مگر پھر بھی

۷۷۵ صفحات کا مضمون

ہو گیا ہے۔ جس میں سے دو سو سے زائد صفحات چھپ گئے ہیں۔ کچھ مضمون کاتب کے پاس ہے۔ اور کچھ دفتر والوں کے پاس اور اب مزید کام جلسہ کے بعد ہو گا۔ یہ حصہ پہلی جلد کی نسبت زیادہ تفصیلی ہے۔ پہلی جلد کا آخری حصہ عین جلسہ کے ایام کے قریب مکمل کیا گیا تھا۔ اس لئے بعض مضامین کو مختصر کرنا پڑا۔ اور بعض مضامین کی طرف صرف اشارے کر دیئے گئے۔ کل ہی میں نے ایک آیت دیکھی۔ اس کے متعلق جو مشکلات میرے ذہن میں تھیں مجھے خیال تھا۔ کہ ان کا حل اس میں کر دیا گیا ہے۔ مگر جب دیکھا۔ تو وہاں ان کا ذکر تک نہ تھا۔ یہ مضمون جو اب لکھا گیا ہے اور لکھا جا رہا ہے۔ یہ زیادہ تفصیلی ہے۔ اور اس وجہ سے خیال ہے کہ ضخامت بہت بڑھ جائے گی۔ اور شائد پہلے دس پاروں کی دو کی بجائے

تین جلدیں

کرنی پڑیں۔ اور دوسری جلد کو حصہ اول اور حصہ دوم میں تقسیم کرنا پڑے۔ تاکہ تیسری جلد اپنی جگہ پر قائم رہے۔ اللہ تعالیٰ توفیق دے۔ کہ

مجلس شوریٰ تک

پہلی جلد مکمل ہو سکے ؎

ذکر حبیب علیہ السلام

خاکسار نے ۱۹۰۵ء یا ۱۹۰۶ء میں بمقام سیالکوٹ کبوتراں والی مسجد میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریری بیعت کی۔ پندرہ دن کے بعد جب میں اپنے چک میں واپس آیا تو طاعون کا مرض شروع ہو گیا۔ اور سب سے پہلے میری بیوی اور بچہ (مولوی محمد یار مولوی فاضل سابق مبلغ انگلستان) طاعون میں مبتلا ہوئے۔ میری بیوی کو ایک پھنسی بخار کے ساتھ نکلی۔ اور محمد یار کو دو پھنسیاں اور بخار ہوا۔ چک کے لوگوں نے میری مخالفت کی۔ اور مسجد سے نکال دیا۔ اور کہا کہ تو نے مرزا صاحب کی بیعت کی تھی۔ اس لئے سب سے پہلے تیری بیوی بچے کو طاعون ہوئی۔ میں نے گھبرا کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں خط لکھا۔ حضور نے جواب میں تحریر فرمایا۔ آپ ان (مریضوں) کو ہوادار جگہ میں رکھیں۔ اور استغفار کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی بیوی اور بچہ دونوں کو انشاء اللہ تندرست کر دے گا۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے میری بیوی اور بچہ دونوں اب تک زندہ ہیں۔ اور اعتراض کرنے والوں پر اس قدر تباہی آئی۔ کہ چک میں ۷۰ آدمی طاعون سے ہلاک ہوئے۔ اور دو دو آدمی ایک ایک قبر میں دفنائے گئے۔ اس نشان کے بعد پانچ گھروں نے بیعت کی۔ اور ان سب کے گھروں میں پہلے طاعون سے موتیں ہو چکی تھیں۔ اور بیعت ایک سال کے اندر اندر کی اب خدا کے فضل سے تیرہ گھر احمدی ہیں۔ اور سات گھر (خاندان) غیر احمدی ہیں۔

میرا رقبہ ناقص تھا اور پانی نہیں چڑھتا تھا۔ میں نے حضور کی خدمت میں خط لکھا کہ حضور دعا فرمائیں کہ مجھے اچھا رقبہ ملے۔ آپ نے جواب میں تحریر فرمایا۔ کہ آپ استغفار کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بہت اچھا رقبہ دیگا چنانچہ آپ کی دعا سے مجھے جو رقبہ دو سال کے بعد ملا۔ وہ (نو آبادی کی) تمام شاخ میں اول درجہ کا ہے۔ جو آجکل میرے قبضہ میں ہے۔

اس کے بعد ۱۹۰۷ء کے اگست میں میں قادیان گیا۔ میرا ارادہ تھا۔ کہ حضور کی دستی بیعت بھی کر لوں۔ اس وقت حضور کا لنگر میاں بشیر احمد صاحب کے مکان میں تھا۔ اور مبارک احمد کے بیمار ہونے کی وجہ سے تین دن تک حضرت صاحب باہر تشریف نہ لا سکے۔ اور ہماری بیعت نہ ہو سکی۔ ہم نے عرض کیا۔ ہم کو دو تین دن ہو گئے ہیں۔ حضور بیعت قبول فرمائیں۔ چنانچہ حضور نے دوسری چھت پر بلایا۔ جہاں دو چارپائیاں پڑی تھیں۔ ایک تو اچھا خاصہ پلنگ تھا لیکن دوسری چارپائی بہت چھوٹی اور نحیف سی تھی جب حضور تشریف لائے۔ تو ہم تین آدمیوں کو تو پلنگ پر بٹھا دیا۔ لیکن خود اس کمزور سی چارپائی پر بیٹھ گئے۔ اور بیعت لی۔

اس وقت حضور کا لباس سادہ سا تھا۔ یعنی رومی ٹوپی سفید قمیص اور پرواسکٹ تھی۔ اور شلوار پہنے ہوئے تھے۔ اور دیسی جوتی پہنے ہوئے تھے۔ میں نے عرض کیا کہ حضور میں اوراگاؤں ضلع سیالکوٹ کا رہنے والا ہوں اور اب نئی آبادی میں نہر جہلم پر ضلع سرگودہا میں چلا گیا ہوں۔ حضور نے فرمایا ہم اس کو جانتے ہیں۔ پھر میں نے عرض کی۔ کہ حضور میرے پاس آٹھ روپے اور چار آنے زکوٰۃ کے ہیں۔ وہ کس فنڈ میں دوں۔ آپ نے فرمایا مجھے دیدو اور حضور نے وہ رقم واسکٹ کی دائیں جیب میں ڈال لی۔

جب ہم بیعت کر کے واپس مسجد مبارک میں گئے۔ تو حضرت خلیفۂ اول ملے۔ اور فرمایا کہ بیعت کر لی؟ ہم نے عرض کی کہ کر لی ہے۔ جس پر حضور نے فرمایا۔ کہ اسے زمیندارو۔ "دیکھا میرا مرزا!"

خاکسار۔ غلام حسین بھٹی چک ۹۸ شمالی ضلع سرگودہا

حضرت زرتشت نبی کی ایک عظیم الشان پیشگوئی

دساتیر پارسیاں میں فارسی الاصل موعود کا ذکر

ایک شبہ کا ازالہ

حضرت زرتشت کی ایک عظیم الشان پیشگوئی کا ایک حصہ پیش کیا جا چکا ہے۔ جس میں نبی عربی کی بعثت کی پیشگوئی اور آپ کے ماننے والوں کی فتوحات کا ذکر ہے۔ اب پیشگوئی کا دوسرا حصہ درج کیا جاتا ہے۔ جو کہ اسی تسلسل میں ہے۔ لیکن پیشتر ازیں میں ایک شبہ کا ازالہ کر دینا ضروری سمجھتا ہوں۔ ممکن ہے۔ اس عظیم الشان پیشگوئی پر پردہ ڈالنے کے لئے کوئی کہدے کہ مسلمانوں نے جب سلطنت ایران کو فتح کیا۔ تو اپنے زمانہ حکومت میں یہ پیشگوئی دساتیر میں داخل کر دی۔ اس وہم کا توڑ اور اس شبہ کا جواب پیشگوئی کے دوسرے حصہ میں موجود ہے۔ پیشگوئی کے دوسرے حصہ میں نبی عربی کے ایک ہزار سال بعد دین اسلام میں ایک بہت بڑی تفرقہ اندازی کا ذکر ہے۔ اور پھر واضح طور پر ایک فارسی الاصل موعود کی آمد کی پیشگوئی ہے۔ علاوہ بعض فارسی الاصل خلفاء کا بھی ذکر ہے۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ اگر پیشگوئی کا ایک حصہ اسلامی فتوحات کے زمانہ میں داخل کر دیا گیا۔ تو دوسرے حصہ کے متعلق کیا کہا جائیگا۔ کیا دوسرا حصہ موجودہ زمانہ میں احمدیہ جماعت کے کسی فرد نے داخل کر دیا ہے؟ اگر اس کا جواب نفی میں ہے۔ تو ماننا پڑے گا کہ الہام الٰہی کے جس سرچشمہ سے پیشگوئی کا دوسرا حصہ نکلا اور پورا ہوا۔ اسی سرچشمہ اور منبع سے پیشگوئی کا پہلا حصہ نکلا اور پورا ہوا۔ اس کے بعد میں دساتیر سے ساسان اول کے نامہ سے پیشگوئی کا دوسرا حصہ درج ذیل کرتا ہوں۔

اسلام میں تفرقہ کی پیشگوئی

چوں ہزار سال تازی آئین را گذرد چناں شود آں آئین از جدائی ہا کہ اگر بآئین گر نمایند ندانندش۔

یعنی جب شریعت عربی پر ہزار سال گذر جائینگے تفرقوں سے دین ایسا ہو جائے گا۔ کہ اگر اُسے خود شارع علیہ السلام کے سامنے بھی پیش کیا جائیگا۔ تو وہ بھی اسے نہیں پہچان سکیں گے۔ آگے آتا ہے۔ در افتند در ہم و کنند خاک پرستی و روز بروز جدائی و دشمنی در آنہا افزوں شود یعنی

پھر اس نبی عربی کی اُمت کے اندر انشقاق و اختلاف پیدا ہو جائے گا۔ اور روز بروز اختلاف اور باہمی دشمنی میں بڑھتے چلے جائینگے۔ ان کے اندر خاک پرستی پیدا ہو جائے گی۔

فارسی الاصل کی آمد

پس شمایا بید خوبی را گر ماند یکدم از مہین خرج انگیزم از کسان تو کسے و آئین و آب تو بہ تو رسانم و پیغمبری و پیشوائی از فرزندان تو برنگیرم۔ یعنی جب ایسا ہوگا۔ تو پھر تم کو خوشخبری ہو۔ کہ اگر زمانہ میں ایک دن بھی باقی رہ جائیگا تو تیرے لوگوں میں سے (یعنی فارسی الاصل) ایک شخص کو کھڑا کرونگا۔ جو تیری گمشدہ عزت و آبرو کو واپس لائیگا۔ اور اسے دوبارہ قائم کریگا۔ پھر پیغمبری و پیشوائی تیری نسل سے نہیں اٹھاؤنگا۔

کتاب زرتشت نامہ کی پیشگوئی

اسی طرح زرتشتیوں کی ایک کتاب زرتشت نامہ ہے۔ جس میں صرف حضرت زرتشت کے سوانح حیات ہیں۔ اس کتاب کے آخر میں لکھا ہے۔ کہ قرب قیامت میں ایک پیغمبر ہوگا۔ جو زرتشت کا بیٹا ہوگا۔ شیطان کے زور کو جو آخری زمانہ میں شدت پکڑ جائیگا۔ توڑے گا۔ اور مذہب کو از سر نو زندہ کرے گا۔ اور ژنداوستا کا ایک حصہ اس پر نازل ہوگا۔ یعنی ژنداوستا کی ایسی تعلیمات کو جو وقتی نہیں ہیں اور قائم رہنے والی ہیں۔ ان کی حقیقی شکل میں پیش کیا جائیگا۔ اور ان تعلیمات کو زندگی عطا ہوگی۔ مثلاً توحید اور دیگر صفات باری تعالےٰ دساتیر صفحہ ۶۹ رُوح و مادہ خدا کا ہمعصر نہیں دساتیر صفحہ ۶۶ خدا ہر چیز کو ہست کرنے والا ہے "ہستی دِہ ہمہ" دساتیر صفحہ ۳ بعث مابعد الموت بہشت و دوزخ کی حقیقت دساتیر صفحہ ۱۳ و صفحہ ۲۸ وہمچو قسم دیگر تعلیمات کا احیاء ہوگا۔ اور ان تعلیمات کو دلوں میں گاڑ دیا جائیگا۔ اور ان کو ایسے طور پر پیش کیا جائیگا گویا کہ ژنداوستا کے ایک حصہ کا نزول ہو رہا ہے۔ یا دوسرے لفظوں میں یوں کہہ لیا جائے کہ ژنداوستا کا جو حصہ قرآن مجید کے مطابق ہے۔ اس کو دلائل و براہین کے ساتھ پیش کیا جائیگا۔

موعود کی شیطانی طاقتوں کیساتھ جنگ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت زرتشت کی ایک پیشگوئی کا ذکر اپنے ایک حال ہی کے خطبہ میں ان الفاظ میں فرمایا ہے۔

"بنی اسرائیل کے انبیاء کے علاوہ حضرت زرتشت کی بھی ایسی پیشگوئی موجود ہے۔ انکے ایک شاگرد جاماسک نام گذرے ہیں۔ جو انکے داماد بھی تھے۔ انہوں نے پیشگوئیوں کی ایک کتاب لکھی ہے۔ جس میں ان کی اپنی پیشگوئیاں بھی ہیں اور حضرت زرتشت کی بھی۔ اس میں لکھا ہے کہ آخری زمانہ میں ایک موعود آئے گا۔ آسمان سے فرشتے اس کی مدد کو اتریں گے۔ اور تمام شیطان بھی اکٹھے ہوں گے۔ پھر ان میں آخری لڑائی ہوگی۔ جس میں شیطان مارا جائیگا۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ حضرت امیر المومنین ۲۰ ر نبوت ۱۳۲۰ ہش)

انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا

انسائیکلو پیڈیا میں حضرت زرتشت کے بیان میں ایک پیشگوئی مندرج ہے۔ کہ حضرت زرتشت کے تین ہزار سال بعد ایک نبی پیدا ہوگا۔ جو حضرت زرتشت کی نسل سے ہوگا۔ یعنی وہ موعود ایرانی النسل یا دوسرے لفظوں میں فارسی الاصل ہوگا۔

فارسی الاصل مصلح ربانی

حضرت زرتشت کی مذکورۃ الصدر پیشگوئیوں سے اظہر من الشمس ہے کہ آخری زمانہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دین کی حفاظت کیلئے نسل فارسی کا ایک شہسوار اٹھیگا۔ جو کہ زرتشت علیہ السلام کے تین ہزار سال بعد ہوگا۔ جو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دین کو زندہ کریگا اور آپکی شریعت کو قائم کریگا۔ یہ "پہلوانِ رب جلیل" شیطانی طاقتوں سے نبرد آزما ہوگا اور انکو فنا کر دیگا۔ احادیث میں بھی ہم آخری زمانہ میں ایک فارسی الاصل موعود کے لئے پیشگوئی پاتے ہیں۔ چنانچہ جب سورۃ جمعہ نازل ہوئی جسمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ثانیہ کا ذکر ہے تو صحابہ کرام کے دریافت کرنے پر کہ یہ دوسری جماعت کون لوگ ہیں جو آپکے صحابہ کہلائینگے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سلمان فارسی کے کندھے پر ہاتھ رکھکر فرمایا لو کان الایمان معلقاً بالثریا لنالہ رجل من ابناء فارس۔ اگر ایمان آسمان پر بھی جا چکا ہوگا تب بھی ابناء فارس میں سے ایک شخص اسکو واپس لائیگا۔ گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ثانیہ کا ظہور اور ایمان کا دوبارہ احیاء ایک فارسی الاصل موعود کے ذریعہ مقدر تھا۔ چنانچہ اس زمانہ میں حضرت میرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فارسی الاصل موعود ہونیکا دعویٰ کیا۔ آپ ایسے زمانہ میں مبعوث ہوئے جبکہ دینِ اسلام اور مسلمانوں کا نقشہ ہو بہو وہی تھا جو حضرت زرتشت نے پیش کیا۔ تفرقوں نے مسلمانوں کا برا حال کر دیا۔ شیرازۂ اسلام بکھر گیا۔ دین اسلام کی شکل کچھ اس طرح مسخ کیگئی کہ اگر خود شارع علیہ السلام کے حضور ان مولویوں کا دین پیش کیا جائے تو وہ بھی اسے ہرگز نہ پہچان سکیں۔

حضرت مسیح موعودؑ کے فارسی الاصل ہونے کے دلائل

(۱) احادیث میں آپکو فارسی الاصل موعود قرار دیا گیا۔ (۲) آپکے الہامات میں بھی آپکو نسل فارسی میں سے بتایا گیا (۳) آپکے نسب نامہ سے بھی آپکا فارسی الاصل ہونا ظاہر و باہر ہے آپکے مورث اعلیٰ حاجی برلاس ہیں جو ایرانی النسل تھے۔ (۴) اور پھر سب سے بڑھکر قرآن مجید سے بھی آپکا فارسی الاصل ہونا ثابت ہے۔ اور وہ اس طرح کہ ذوالقرنین کے واقعہ کو قرآن مجید میں بطور پیشگوئی بیان کیا گیا ہے۔ تا پہلے ذوالقرنین کا ذکر کرکے ایک دوسرے ذوالقرنین کی خبر دی جائے۔ اور اسمیں حکمت یہ تھی کہ اگر ایک ذوالقرنین نے دنیوی طور پر مادی سامانوں سے یاجوج ماجوج کے حملوں کی روک تھام کی تھی۔ تو ایک دوسرے ذوالقرنین کیلئے انکے مذہبی حملوں کو جو کہ آخری زمانہ میں ہونیوالے تھے۔ مادی ذرائع سے نہیں بلکہ رُوحانی ذرائع سے روکنا مقدر تھا اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ پہلا ذوالقرنین کون تھا؟ تاریخی شواہد مندرجہ تفسیر کبیر پڑھنے کے بعد یہ امر ایک ثابت شدہ حقیقت معلوم ہوتا ہے کہ ذوالقرنین سے مراد قرآن کریم میں شاہ فارس خورس بادشاہ ہے جو فارسی النسل تھا اور جو صاحب الہام اور اللہ تعالیٰ کا مقبول بندہ تھا جسکو بائیبل میں "خداوند کا مسیح" کہا گیا یسعیا ۴۵ اسی طرح دوسرے ذوالقرنین اس زمانہ کے مسیح موعود ہیں اور جو پہلے ذوالقرنین کیطرح فارسی الاصل ہیں

فارسی الاصل کی نسل کے متعلق پیشگوئی

حضرت زرتشت کی پیشگوئی میں ایک اور بات ہے جو کہ بڑی ایمان افروز ہے اور وہ یہ کہ جب موعود فارسی الاصل آئیگا تو اسکے بعد نسل فارس سے پیشوائی یعنی خلافت اور نبوت کا اجرا ہوگا۔ پیشگوئی کے الفاظ یہ ہیں۔ پیغمبری و پیشوائی از فرزندانِ تو برنگیرم۔ احادیث میں بھی جہاں ایک فارسی الاصل موعود کا ذکر ہے وہاں ایک سے زیادہ فارسی الاصل وجودوں کا بھی ذکر ہے جو کہ دین کو زندہ کرینگے "ان سب روایات کو ملاکر معلوم ہوتا ہے کہ ایک خاص موعود شخص جو فارسی الاصل ہوگا آخری زمانہ میں ایمان کے اٹھ جانیکے بعد پھر ایمان کو واپس لائیگا اور اسکے اس کام میں بعض اور فارسی الاصل لوگ بھی اسکے مؤید ہونگے" (تفسیر کبیر صفحہ ۹۹) حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی فرماتے ہیں "دوسرا طریق انزال رحمت کا ارسال مرسلین و نبیین و ائمہ و خلفاء ہے۔ تا انکی اقتداء و ہدایت سے لوگ راہ راست پر آجائیں اور انکے نمونہ پر اپنے تئیں بناکر نجات پائیں سو خداتعالیٰ نے چاہا کہ اس عاجز کی اولاد کے ذریعہ سے یہ دونوں شق ظہور میں آجائیں"۔ (سبز اشتہار صفحہ ۲)

امیر غیر مبائعین کا ایک عجیب و غریب عقیدہ

(۱)

مسلمانوں کا نقطۂ مرکزی

اختلافات اگر ایک حد تک رہیں تو برداشت کئے جاسکتے ہیں۔ بلکہ بعض اوقات دو قوموں اور جماعتوں کے لئے رحمت و برکت کا موجب بھی ہوجاتے ہیں۔ لیکن ایسے اختلافات جو قوم کے بنیادی اور مرکزی اصول سے ٹکرائیں۔ اور اس طرح ملی اتحاد کو پارہ پارہ کرنے والے ہوں ناقابلِ برداشت ہوتے ہیں۔ ایسے مواقع پر قومی بقا اسی میں ہوتی ہے۔ کہ پوری طاقت اور کوشش کے ساتھ یکجان ہوکر ان اختلافات کا مقابلہ کیا جائے۔

گذشتہ تیرہ سو سال میں مسلمانوں میں ہزاروں تباہ کن اختلافات پیدا ہوئے۔ جن کے نتیجے میں قتل و غارت کے بڑے بڑے خونریز ہنگامے بپا ہوئے لیکن باوجود اس کے ایک بنیادی اصل مسلمانوں میں اب تک ایسا موجود رہا ہے جس میں کبھی مسلمانوں نے اختلاف کی جرأت نہیں کی۔ اور جس پر آکر آج بھی تمام مسلمان متفق اور متحد ہوجاتے ہیں۔ اور وہ ہے "اللہ تعالیٰ کی توحید اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر ایمان"۔ یعنی تمام مسلمانوں کا متفقہ اور مسلمہ عقیدہ ہے کہ اسلام کے مقدس دائرہ میں داخل ہونے کیلئے توحید باری تعالیٰ اور حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا لازمی اور لابدی شرط ہے۔ یہ نقطۂ مرکزی گذشتہ تیرہ سو سال میں مسلمانوں کو محبت اور اخوت کی لڑی میں پرونے کا ایک اہم ذریعہ اور انکے حیرت انگیز اتحاد و اتفاق کا سب سے بڑا نشان رہا ہے۔ اس مرکزی نقطہ کی اہمیت اور بھی بڑھ جاتی ہے جب ہم یہ نظارہ دیکھتے ہیں۔ کہ فی زمانا سوائے اس عقیدہ کے اور کسی بھی عقیدہ پر مسلمان ہم آواز اور اکٹھے نہیں ہوسکتے۔ پس حق یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کی توحید اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت یا بالفاظ دیگر کلمہ طیبہ پر ایمان اسلام کا سب سے اہم اور بنیادی مسئلہ ہے۔ اور جو شخص اس "نقطۂ مرکزی" سے سرمو انحراف کرتا ہے۔ وہ یقیناً قومی اتحاد کو پارہ پارہ کرتا ہے۔ اور دین کے اندر ایک خطرناک رخنہ ڈالتا ہے۔

امیر غیر مبائعین کا خطرناک حملہ

ہمیں دلی رنج اور افسوس کیساتھ عرض کرنا پڑتا ہے کہ غیر مبائعین نے آغاز اختلاف کے پہلے دن سے ہی عقائد کے معاملہ میں ایسی روش اختیار کر رکھی ہے۔ جو اپنے نتائج و عواقب کے اعتبار سے حد درجہ خطرناک ہے، انہوں نے اپنی طرف سے تو اپنے عقائد کو خوبصورت دلکش اور غیر احمدی طبقہ کیلئے "جاذب نظر" بنانے کی کوشش کی ہے لیکن اس سلسلے میں بری طرح ٹھوکر کھائی ہے۔ اور اکثر ایسی عجیب و غریب پیچیدگیوں میں الجھ کر رہ گئے ہیں جو ان کے معتقدات کو دنیا کی نظروں میں پہلے سے بھی زیادہ مشکوک اور خطرناک بنا دیتے ہیں۔ اور غلط روش کی انتہا یہ ہے۔ کہ ان کے اکابرین نے اسلام کے اس بنیادی اور اہم ترین مسئلہ کو اپنے تغیر و تبدل اور جوڑ توڑ کاٹ چھانٹ بنانے میں تأمل نہیں کیا۔

۱۴ء میں دنیا کو سب سے پہلی مرتبہ یہ علم ہوا کہ جناب مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبائعین منکرین حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو "مسلمان" ثابت کرنے کی خاطر اسلام کے اس بنیادی مسئلہ کا بھی انکار کرنے کو تیار ہیں، چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ کی وفات کے صرف تین روز بعد آپنے اخبار پیغام صلح میں ایک مضمون تحریر فرمایا جس میں لکھا۔

الف:۔ "اسلام مان لینے کا نام ہے۔ اور کفر انکار کا نام ہے اسلام کی بڑی اور آخری حد بندی توحید الٰہی ہے۔ پس جو شخص توحید الٰہی کا قائل ہوتا ہے وہ اسلام میں داخل ہوجاتا ہے۔"

ب:۔ "معلوم ہوا کہ جب ایک شخص اللہ تعالیٰ کی توحید پر ایمان لے آتا ہے۔ تو وہ اسلام میں داخل ہوجاتا ہے۔"

ج:۔ "جو شخص لا الٰہ الا اللہ کا اقرار کرکے کسی اور حصّہ کو چھوڑتا ہے۔ وہ دائرہ کے اندر تو ہے مگر اس خاص حصّہ کا کافر ہے"۔ (پیغام صلح ۱۷ر مارچ ۱۴ء)

خلاصہ یہ کہ جناب مولوی محمد علی صاحب کے نزدیک اسلام میں داخل ہونے کیلئے تمام انبیاء علیہم السلام اور خود حضرت سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم پر بھی ایمان لانے کی ضرورت نہیں اور ان کے عقیدہ کی رو سے ایک شخص رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نعوذ باللہ مفتری اور کذاب سمجھتا ہوا بھی اسلام کے دائرہ کے اندر رہ سکتا ہے۔ بشرطیکہ وہ توحید الٰہی کا اقرار کرے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ملاحظہ فرمایا قارئین نے! تیرہ سو برس سے کفر اور اسلام کے درمیان جو حد بندی چلی آتی تھی اور جس کے متعلق مسلمانوں میں کبھی اختلاف پیدا نہیں ہوا۔ آج غیر مبائعین کے امیر نے کس طرح بیک جنبش قلم اسے بھی اپنی مخصوص اغراض پر قربان کر دیا۔

خطرناک نتائج

ایک سرسری نظر سے معلوم کیا جاسکتا ہے کہ یہ عقیدہ کتنے خوفناک نتائج کا حامل ہے۔

اس عقیدے کا مطلب یہ ہے۔ کہ

(۱) تمام وہ لوگ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر انبیاء علیہم السلام کو نہیں مانتے اور ان کو نعوذ باللہ مفتری یا غلطی خوردہ سمجھتے ہیں لیکن وہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے قائل ہیں مولوی صاحب کے نزدیک اسلام کے دائرہ میں داخل ہیں۔

(۲) تیرہ سو سال سے جو عظیم الشان اجماع امت اسلامیہ کا اس مسئلہ پر چلا آتا ہے۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا اسلام میں داخل ہونے کیلئے ضروری ہے وہ غلط تھا۔

(۳) آج تک تو کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے اقرار کے ذریعہ لوگوں کو اسلام میں داخل کیا جاتا تھا۔ لیکن مولوی صاحب کے نزدیک صرف لا الٰہ الا اللہ کا اقرار کافی ہے۔ گویا کلمہ طیبہ کا ایک ضروری جزو "محمد رسول اللہ" اب منسوخ ہوگیا ہے۔ کیونکہ اسلام میں داخل ہونے کے لئے اب اس کی ضرورت ہی نہیں ہے۔

اب کہاں ہیں وہ لوگ جو دن رات "قادیانیوں نے اسلام اور کلمہ طیبہ کو منسوخ کر دیا" کا شور مچایا کرتے ہیں۔ جن کی قلمیں ہمیشہ دنیا کو یہ بتایا کرتی ہیں۔ کہ "ان قادیانیوں کے عقائد دین کے اندر ایک خطرناک رخنہ ڈالنے والے ہیں"۔ وہ خدارا آئیں۔ اور اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں رکھ کر اپنے "حضرت امیر" کے اس خطرناک عقیدہ پر بھی نظر ڈالیں۔ اگر انصاف کوئی چیز ہے۔ تو انکو اقرار کرنا ہوگا۔ کہ یہ عقیدہ فی الحقیقت اسلام کی بنیاد تک کو متزلزل کر دیتا ہے ہم دیکھینگے کہ ان میں سے کتنے اخلاقی جرأت سے کام لیتے ہیں۔ اور اپنے امیر پر کلمہ طیبہ کو منسوخ کرنے اور "دین کے اندر ایک خطرناک رخنہ ڈالنے" کا فتویٰ صادر کرنے کے لئے تیار ہوتے ہیں

(باقی)

خاکسار خورشید احمد از لاہور

بیرون ہند کے خریداران الفضل سے مؤدبانہ گذارش

ذیل میں غیر ممالک کے ان خریدار اصحاب کے اسمائے گرامی درج کئے جاتے ہیں جن کا چندہ ختم ہوچکا ہے۔ یا عنقریب ختم ہونے والا ہے۔ تمام اصحاب سے پُرزور درخواست ہے۔ کہ براہ کرم بہت جلد چندہ ارسال کرنیکا انتظام فرمادیں۔ موجودہ حالات میں جبکہ کاغذ کی گرانی انتہا کو پہنچ چکی ہے۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ پورا پورا تعاون فرمادیں۔ تعاون کی بہترین صورت یہ ہے۔ کہ چندہ جلد سے جلد اور پیشگی ادا فرمایا جائے۔ ہم ذیل کے بیشتر اصحاب کو نومبر ۴۱ء میں بذریعہ خطوط بھی اطلاع دے چکے ہیں۔ اب پھر بذریعہ اعلان ہذا درخواست کرتے ہیں۔ کہ بہت جلد توجہ فرمائی جاوے تا ایسا نہ ہو۔ عدم وصولی چندہ کے باعث اخبار روک دینے کی نوبت آجائے۔

خاکسار منیجر الفضل

نمبر خریداری	نام		جس تاریخ سے چندہ ختم ہوتا ہے
۴۹	جناب بابو محمد عالم صاحب	افریقہ	۵ر اکتوبر ۴۱ء
۵۳	جناب سید ولایت شاہ صاحب	"	۳۱ر دسمبر ۴۱ء
۲۰۳	جناب قاضی عبد السلام صاحب بھٹی	"	۹ر دسمبر ۴۱ء
۲۲۲	جناب سید محمود اللہ شاہ صاحب	"	۱۰ر دسمبر ۴۱ء
۲۲۹	جناب شیخ حبیب اللہ صاحب	ایران	۵ر جنوری ۴۲ء
۲۳۵	جناب ایچ۔ یوخان صاحب	افریقہ	۱۵ر نومبر ۴۱ء
۲۶۶	جناب احمد گل صاحب	ایران	۱۳ر دسمبر ۴۱ء
۳۵۴	جناب کے۔ عبد القادر صاحب	سنگاپور	۱۱ر جنوری ۴۲ء
۴۰۳	جناب ڈاکٹر بدر الدین احمد صاحب	افریقہ	۱۰ر مارچ ۴۱ء
۴۱۴	جناب چوہدری نذیر احمد صاحب	"	۵ر نومبر ۴۱ء
۴۱۵	جناب عبد الکریم صاحب ڈار	"	۳۱ر دسمبر ۴۱ء
۴۱۷	جناب ڈاکٹر سید رشید احمد صاحب	ایران	۱۲ر مارچ ۴۲ء
۴۲۴	جناب چوہدری رحمت علی صاحب	افریقہ	۲۳ر جنوری ۴۲ء
۴۲۵	جناب منشی میراں بخش صاحب	"	۲۳ر جنوری ۴۲ء
۴۲۷	جناب ڈاکٹر ٹی۔ اے ڈار صاحب	"	۲۰ر دسمبر ۴۱ء
۴۲۸	جناب عمر حیات خانصاحب	"	۷ر جنوری ۴۲ء
۴۲۹	جناب ایم۔ آر محمد دین صاحب	"	۲۴ر جنوری ۴۲ء
۴۳۷	جناب محمد عبد اللہ صاحب	سوڈان	۱۰ر نومبر ۴۱ء
۴۴۰	جناب ایس۔ بی احمد صاحب	افریقہ	۱۵ر فروری ۴۲ء
۴۴۲	جناب لفٹنٹ ڈاکٹر محمد جی صاحب	مشرق قصی	۱۰ر دسمبر ۴۱ء
۴۴۵	جناب ایس۔ اے۔ رحمن صاحب	شمالی امریکہ	۳ر ستمبر ۴۱ء
۴۴۶	جناب کیپٹن اے۔ ایچ ملک	مشرق وسطےٰ	۲۸ر نومبر ۴۱ء
۴۴۸	جناب جمعدار شہاب الدین صاحب	(نامعلوم مقام)	۱۴ر فروری ۴۲ء

دواخانہ خدمتِ خلق کی اکسیریں اور تریاق کبیر

۲۵ فیصدی رعایت ۱۸ دسمبر ۱۹۴۱ء سے ۱۸ جنوری ۱۹۴۲ء تک

۲۵ فیصدی رعایت ۱۸ دسمبر ۱۹۴۱ء سے ۱۸ جنوری ۱۹۴۲ء تک

دواخانہ خدمت خلق میں نہایت محنت اور دیانت داری سے ہر قسم کی ادویہ تیار ہوتی ہیں جن میں بعض دواخانہ کی اپنی تیار کردہ اکسیریں ہیں بعض سابق مشہور اطباء کے نسخے ہیں۔ اور بعض حضرت خلیفۃ اوّلؓ کے نسخے ہیں۔ دواخانہ خدمت خلق میں ہر قسم کے مفردات اعلیٰ سے اعلیٰ اور خالص فروخت کیلئے ہر وقت موجود رہتے ہیں۔ اور ایسی نادر ادویہ ملتی ہیں۔ جو اور کسی جگہ قادیان تو کیا پنجاب بھر میں نہیں مل سکتیں۔ بلکہ بعض ادویہ دہلی تک سے نہیں مل سکتیں ہمارے دواخانہ میں حضرت خلیفۃ اوّلؓ کا ہر نسخہ تیار کیا جاتا ہے۔ آپ جو نسخہ پسند کریں وہ تیار کر کے دے سکتے ہیں۔ ذیل میں چند اکسیریں اور تریاق دواخانہ کے تیار کردہ لکھے جاتے ہیں۔ ۱۸ دسمبر ۱۹۴۱ء سے ۱۸ جنوری ۱۹۴۲ء تک انکی قیمتوں میں ۲۵ فیصدی رعایت کر دی ہے۔ جو دوست جلسہ سالانہ پر تشریف نہیں لا سکے یا کسی اور مجبوری کی وجہ سے ابتک اس رعایت سے فائدہ نہیں اٹھا سکے ان کی آگاہی کیلئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ وہ بھی ۱۸ جنوری ۱۹۴۲ء تک اس رعایت سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ ایسے خطوط جن پر ۱۸ جنوری کی مہر ہو گی انہیں بھی یہ رعایت مل سکتی ہے۔

شفا کن

ملیریا کی بے نظیر دوا ہے۔ اس نے کونین کی ضرورت سے مستغنی کر دیا ہے۔ کونین کے کھانے سے جو نقص پیدا ہو جاتے ہیں۔ مثلاً سر میں چکر آنے لگتے تھے۔ طبیعت گھٹ جاتی تھی۔ ان میں سے کوئی نقص اس میں نہیں۔ آرام سے بخار اتر جاتا ہے۔ تلی جگر اور معدہ کیلئے مفید ہے قیمت یکصد قرص ایک روپیہ رعایتی قیمت ۱۲ ر

تریاق کبیر

تریاق کبیر ایک اسم بامسمّٰی تریاق ہے کھانسی نزلہ، سردرد۔ پیٹ درد۔ ہیضہ۔ بچھو اور سانپ کاٹے۔ بس ذرا سا لگانے اور ذرا سا کھانے سے فوری اثر دکھاتا ہے۔ ہر گھر میں اس دوا کا ہونا ضروری ہے، اسے کیا خریدا گویا کہ تنخواہ دار ڈاکٹر گھر میں رکھ لیا۔ اس کے بعد خاص خاص بیماریوں میں ڈاکٹر کے مشورہ کی ضرورت نہیں آئے گی۔ قیمت بڑی شیشی ۱ عہ ر۔ درمیانی شیشی عہ ر۔ چھوٹی شیشی ۸ ر رعایتی قیمت بڑی شیشی ۱ عہ ۱ ر۔ درمیانی شیشی ۱۵ ر چھوٹی شیشی ۶ ر

اکسیر نزلہ

پرانے نزلہ کیلئے بے نظیر دوا ہے کس قدر پرانا نزلہ ہو۔ جڑ سے اکھاڑ دیتی ہے۔ جن لوگوں کو بار بار نزلہ ہوتا ہے۔ یہ علامت دماغی اور سینہ کی کمزوری کی ہے۔ اس کا فوری علاج چاہیئے۔ اکسیر نزلہ استعمال کر کے دیکھیں کہ دوسرے سینکڑوں علاجوں سے زیادہ مفید پڑے گا قیمت فی شیشی عہ ۸ ر رعایتی قیمت فی شیشی عہ ۲ ر۔

سفوف ذیابیطس

ذیابیطس جیسی خطرناک بیماری کیلئے ہم نے بے نظیر دوا تیار کی ہے۔ اس میں اس مرض کے تمام اسباب کو مدنظر رکھا گیا ہے۔ اور ہم نے ان خرابیوں کو دور کرنے کی کوشش کی ہے۔ جو اس مرض کا موجب ہوتی ہیں۔ قیمت پندرہ خوراک عہ ۱۲ ر رعایتی قیمت عہ ۱ ر

اکسیر شباب

جوانی میں جن لوگوں کو بڑھاپے کی سی کمزوری شروع ہو جاتی ہے۔ اور گویا بہار سے پہلے ہی خزاں کا موسم آ جاتا ہے۔ ان کیلئے یہ دوا اکسیر ہے۔ اس کے برابر مقوی دوا اور کوئی نہیں مل سکتی۔ تفصیلات میں جانا مشکل ہے۔ جن کی عمر بڑی ہو۔ ان کو ساتھ حبوب جوانی استعمال کرنی چاہیئے۔ قیمت تیس خوراک پانچ روپے۔ رعایتی قیمت ۱۲ ر ۳ ہے۔ تین روپے بارہ آنے۔

حبوب جوانی

جسطرح اکسیر شباب اعصابی کمزوریوں کیلئے ایک اکسیر دوا ہے۔ حبوب جوانی مادہ حیوانیہ کے کم ہو جانے کا بے نظیر علاج ہے جن بیماروں کو دونوں قسم کی کمزوری ہو۔ انہیں اکسیر شباب اور حبوب جوانی دونوں کا استعمال کرنا چاہیئے۔ قیمت پچاس گولیاں ۳ تین روپے۔ رعایتی قیمت عہ ۲ ر سوا دو روپے۔

معجون مقوی

سرد جسم کو گرم کرنے والی۔ خون کا دوران تیز کرنے والی کھوئی ہوئی طاقت کو واپس لانے والی۔ صرف کمزوروں اور بوڑھوں کو استعمال کرنی چاہیئے۔ قیمت چار تولہ ایک روپیہ۔ رعایتی قیمت ۱۲ ر

زد جام عشق

مشہور نسخہ ہے۔ اسکی تعریف میں کچھ لکھنے کی ضرورت نہیں اسقدر لکھنا کافی ہے۔ کہ ہم نے خالص ادویہ سے تیار کیا ہے۔ اور قیمتی ادویہ پوری تعداد میں ڈالی ہیں۔ قیمت درجہ اول ساٹھ گولیاں چھ روپے رعایتی قیمت ساڑھے چار روپے درجہ دوم ساٹھ گولیاں چار روپے رعایتی قیمت تین روپے

حب مروارید عنبری

دل دماغ کی طاقت کی بے نظیر دوا ہے سینکڑوں سال کا مجرب نسخہ بطرز جدید ہم نے تیار کیا ہے۔ یہ ایسی مجرب دوا ہے۔ کہ سینکڑوں طبیب اس کی خوبی کے معترف رہے ہیں حضرت خلیفہ اولؓ کا معمول تھا قیمت ۸۰ گولیاں چار روپے رعایتی قیمت تین روپے

حب جنّد

ہسٹیریا کا واحد علاج ہے۔ اعصابی کمزوریوں۔ مالیخولیا۔ دماغ کی تھکن۔ سر چکرانے وغیرہ کی بے نظیر دوا ہے۔ آزمودہ۔ دور دور تک یہ دوا جاتی ہے اور اپنی تعریف کرواتی ہے۔ قیمت یکصد گولیاں پندرہ روپے رعایتی قیمت سوا گیارہ روپے۔

اکسیر جنین

یہ دوا اکسیر ہے۔ حاملہ عورتوں کو جن کے بچے گر جاتے ہوں یا مر جاتے ہوں۔ اس کا استعمال اس درد بھری تکلیف سے محفوظ رکھتا ہے۔ ایام حمل میں اٹھرا کیلئے بھی یہ معجون اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ اور اٹھرا کی گولیوں کا اثر تبھی اچھا ہوتا ہے۔ کہ ساتھ اس کا استعمال کروا یا جاوے۔ حضرت خلیفہ اولؓ اسقاط اور اٹھرا کی شکار عورتوں کو یہ دوا استعمال کرواتے تھے۔ قیمت فی تولہ چار روپے رعایتی قیمت فی تولہ تین روپے

ہمدرد نسواں

یہ اٹھرا کی مرض کی گولیاں ہیں۔ ایام حمل میں اور بعد ماں کو کھلانی چاہئیں اور بچہ کو بھی دینی چاہئیں اٹھرا کا بے خطا علاج ہے۔ بشرطیکہ اکسیر جنین کا استعمال ساتھ ہو۔ قیمت فی تولہ عہ ر رعایتی قیمت ۱۵ ر

سفوف جند۔ جن عورتوں کو ماہواری درست طور پر نہ آتے ہوں۔ اس کا بے نظیر علاج ہے قیمت فی تولہ ۸ ر رعایتی ۶ ر

معجون کہربا

جن عورتوں کو خون کی کثرت ہو۔ ان کیلئے نہایت کارآمد دوا ہے۔ قیمت فی تولہ ۶ ر رعایتی قیمت ۴ ر

معجون نوفل

سیلان الرحم کی تکلیف سے بچانے والی بے نظیر دوا ہے قیمت چار تولے ایک روپیہ رعایتی قیمت ۱۲ ر

حب بسماک

غضب کی مفید دوا ہے۔ خشک کھانسی کو جڑ سے اکھیڑ دیتی ہے۔ کہ حیرت آتی ہے۔ جن لوگوں کو دمہ کی شکایت ہو۔ یا دمہ نما کھانسی ہو۔ ان کو اس کا استعمال بہت مفید پڑیگا۔ قیمت سو گولیاں عہ ۸ ر۔ رعایتی قیمت عہ ۲ ر

حب کپساب

کپساب جسم کو گرمی پہنچانے والی اور کمزوروں کو طاقت دینے والی بے نظیر دوا ہے۔ جو لوگ خون کا دباؤ کم ہو جانے کی وجہ سے چارپائی پر پڑ جاتے ہیں۔ ان کے لئے بے نظیر دوا ہے۔ قیمت یکصد گولیاں عہ ۸ ر رعایتی قیمت عہ ۲ ر

سرمہ ممیرا خاص

اس سرمہ کی تعریف کی ضرورت نہیں اور یہ سرمہ ہندوستان میں مشہور ہو چکا ہے۔ کثرت سے لوگ منگواتے ہیں۔ اور جو ایک دفعہ منگوائے پھر کسی اور سرمہ کو ہاتھ نہیں لگاتے۔ آنکھوں کی تمام بیماریوں۔ کمزوری۔ پانی آنے۔ گکروں اور پڑبال وغیرہ سب کے لئے نہایت مفید ہے۔ قیمت فی تولہ عہ ۶ ماشہ عہ ۳ ماشہ ۱۰ ر رعایتی قیمت۔ فی تولہ عہ ۸ ر ۶ ماشہ ۱۲ ر ۳ ماشہ ۷ ر

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان (پنجاب)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

سنگاپور ۶ر جنوری۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ برطانی فوجیں کوآنٹن کے رقبہ سے پیچھے ہٹ آئی ہیں۔ اور اس کے ہوائی اڈہ پر بھی جاپانیوں کا قبضہ ہو گیا ہے۔ سنگاپور کوآنٹن سے دو سو میل سے کم فاصلہ پر ہے۔ پیراک کے محاذ پر بھی ہماری فوجیں مزید پیچھے ہٹ گئی ہیں تا ہماس محاذ کے بائیں پہلو پر جو خطرہ ہے۔ اس کا مقابلہ کیا جا سکے۔ امریکہ کے فوجی حلقوں میں فلپائن کی صورت حالات مایوس کن بیان کی جاتی ہے۔ منیلا کے شمال میں جنرل میکارتھر کا محاذ دس میل سے بھی کم رہ گیا ہے۔ مگر سخت مزاحمت جاری ہے۔ مزاحمت کی غرض زیادہ تر یہ ہے کہ ملایا اور جزائر شرق الہند وغیرہ میں اتحادی فوجوں کو ڈیفنس کے لئے کافی وقت مل جائے۔

واشنگٹن ۶ر جنوری۔ مسٹر روز ویلٹ نے کانگرس کے نام ایک پیغام میں کہا ہے۔ کہ امریکہ ۱۹۴۲ء میں ساٹھ ہزار ہوائی جہاز ۴۵ ہزار ٹینک۔ بیس ہزار طیارہ شکن توپیں اور اسی لاکھ ٹن کے جہاز تیار کرے گا۔ ۱۹۴۳ء میں ۱/۲ ۱ لاکھ ہوائی جہاز ۷۵ ہزار ٹینک ۳۵ ہزار طیارہ شکن توپیں۔ اور ایک کروڑ ٹن کے جہاز تیار کرینگے۔ امریکن بری۔ بحری اور فضائی افواج برطانیہ میں بھیجی جائیں گی۔ جاپان کے ہاتھوں ہمیں شدید نقصان اٹھانا پڑا ہے۔ جرمنی نے بھی کافی نقصان پہنچایا ہے۔ مگر ہم ان سب نقصانات کا بدلہ سود در سود کے ساتھ لیں گے۔ جنگ اسوقت ختم ہوگی جب آپ فیصلہ کریں گے کہ اسے ختم کرنا ہے۔ ہم دنیا کی حفاظت کے لئے لڑ رہے ہیں۔ اپنے لئے نہیں۔ نیکی اور بدی کے درمیان اب کوئی سمجھوتہ نہیں ہو سکتا۔ ہم کامل فتح کا عزم کئے ہوئے ہیں۔

رنگون ۷ر جنوری۔ آج رنگون کے قریب ایک ہوائی اڈے پر دوپہر کے وقت جاپانی طیاروں نے حملہ کیا۔ مگر اس سے کوئی نقصان نہیں ہوا۔ شہر پر بھی ہوائی حملے کا الارم ہوا۔ اور کچھ فاصلہ پر بم بھی گرے۔ مگر شہر میں کوئی نقصان نہیں ہوا۔ جاپانی ہوائی جہاز چاندنی سے فائدہ اٹھا کر متواتر تین راتوں سے حملے کر رہے ہیں۔ کل رات بہت وزنی بم گرائے۔ مگر کوئی خاص نقصان نہیں ہوا۔

واشنگٹن ۱۰ر جنوری۔ مسٹر روز ویلٹ نے امریکن پارلیمنٹ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ تمام اتحادی ممالک ایک جان ہو کر لڑیں گے۔ یہ جنگ بہت طویل اور بہت سخت ہو گی۔ اخراجات پورے کرنے کے لئے ہمیں مزید ٹیکس لگانے پڑینگے۔ بہت ممکن ہے۔ کہ آنیوالے چند ماہ میں ہمیں سخت مصائب کا منہ دیکھنا پڑے۔ مگر ہم مضبوطی سے اپنے پروگرام پر عمل کرینگے۔ اور دنیا پھر ان مصیبتوں کا منہ نہ دیکھے گی۔ جو ہٹلر اور جاپان کیوجہ سے اس پر آ رہے ہیں۔

لنڈن ۷ر جنوری۔ پیرس میں پانچ جرمن افسر قتل کر دیئے گئے ہیں۔ اور چودہ شدید مجروح ان حملوں کی تفاصیل کا تاحال علم نہیں ہوا۔

واشنگٹن ۶ر جنوری۔ معتبر اور باخبر حلقوں کی اطلاع ہے کہ مشرق بعید میں جاپان کے اقدامات سے ہٹلر مطمئن نہیں۔ وہ چاہتا تھا کہ جاپان روس پر حملہ کرے۔ تا جرمن فوجوں پر روسیوں کا دباؤ کم ہو سکے۔ کہا جاتا ہے کہ جاپانیوں نے اس سے وعدہ کیا ہے کہ مناسب وقت پر وہ روس پر بھی ضروری حملہ کرے گا۔

کلکتہ ۶ر جنوری۔ شہر اور نواحی بستیوں میں رات کے ایک بجے کے بعد مستقل طور پر بلیک آؤٹ رہا کرے گا۔

لاہور ۶ر جنوری۔ پنجاب اسمبلی کے آیندہ جلاس میں یونینسٹ ممبروں کی طرف سے کئی ریزولیوشن پیش کرنیکا نوٹس دیا گیا ہے۔

جن کا مقصد یہ ہے کہ حکومت تجارتی ڈیڈلاک کرانیوالوں کے خلاف سخت کارروائی کرے اور ہڑتال کرانیوالوں کو سخت سزائیں دے۔

لاہور ۶ر جنوری۔ جنرل سیلز ٹیکس ایکٹ کے متعلق حکومت اور بیوپاریوں میں سمجھوتہ کے امکانات ختم ہو چکے ہیں اور معلوم ہوتا ہے کہ ہڑتال ناگزیر ہے۔ چالیس مقامی فرموں نے گورنر کو تار دیئے ہیں کہ وہ مداخلت کر کے اس معاملہ کو سلجھا دیں۔ سر سکندر حیات خان کی جگہ سر چھوٹو رام وزیر اعظم مقرر ہوئے ہیں۔ اور کہا جاتا ہے کہ بیوپاریوں کی ان سے مخالفت بھی شاید سمجھوتہ میں روک ہو۔

لنڈن ۷ر جنوری۔ اتحادی افواج کے سپریم کمانڈر جنرل ویول کا ہیڈ کوارٹر جاوا میں ہو گا۔

دہلی ۷ر جنوری۔ حکومت ہند مشرق اقصیٰ میں رہنے والے ہندوستانیوں کے حالات معلوم کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ اسنے اپنے ایجنٹوں کو ہدایت کی ہے۔ کہ دوسرے تیسرے روز بذریعہ تار ہندوستانیوں کے متعلق اطلاع دیا کریں۔

چنگکنگ ۷ر جنوری۔ چنگشا کی ۴۰ ہزار جاپانی فوج پوری طرح گھر گئی ہے۔ اب اسکے بچ نکلنے کی کوئی صورت نہیں۔

سٹاک ہالم ۷ر جنوری۔ روسیوں کے موجائسک پر قبضہ کی خبر آئی ہے۔ مگر ابھی اس کی تصدیق نہیں ہو سکی۔

لنڈن ۶ر جنوری۔ جرمنی سے آمدہ اطلاعات سے پایا جاتا ہے کہ لیبیا کی جرمن فوج کا کمانڈر انچیف جنرل رومیل چند ہفتوں سے جرمنی پہنچ چکا ہوا ہے۔ جہاں وہ بخار سے بیمار ہے۔

دہلی ۶ر جنوری۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ڈاکٹروں کو فوج میں بھرتی کرنے کے لئے حکومت کوئی اہم قدم اٹھانے والی ہے۔ اور خیال کیا جاتا ہے کہ تین چار ہفتہ تک ان کی جبری بھرتی کے احکام جاری کر دیئے جائیں گے۔

لنڈن ۶ر جنوری۔ معتبر اطلاعات سے معلوم ہوا ہے۔ کہ روسی محاذ پر شکست کے علاوہ جرمنی میں اندرونی طور پر بھی شورش پیدا ہو رہی ہے۔ عورتوں نے روس کے خلاف جنگ بند کرانے کے لئے ستیہ گرہ شروع کر دیا ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ عورتیں برلن ریلوے سٹیشن پر گاڑیوں کے آگے لیٹ گئیں۔ اور انہیں چلنے سے روک دیا۔ جرمن کمانڈر انچیف اور بعض دیگر جرنیلوں کی علیحدگی کی وجہ بھی یہی بتائی جاتی ہے۔ کہ وہ روس کے ساتھ لڑنے کے خلاف تھے۔ مارشل گورنگ بھی اسی وجہ سے زیر عتاب ہے۔ اسی الزام میں بعض بڑے بڑے بحری افسر بھی علیحدہ ہو چکے ہیں۔

برلین ۶ر جنوری۔ جرمن ہائی کمانڈ نے اعلان کیا ہے کہ روسی محاذ پر ان دنوں شدت کی سردی پڑ رہی ہے۔ اور درجہ حرارت صفر سے بھی ۳۵ درجے کم ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جرمن فوجیں سامان چھوڑ کر وہاں سے بھاگ رہی ہیں۔

"وی۔ پی" وصول فرما لئے جائیں

جلسہ سالانہ سے قبل اخبار میں ان اصحاب کی فہرست شائع کی گئی تھی جن کا چندہ ختم ہے۔ اور درخواست کی گئی تھی کہ احباب جلسہ سالانہ کے موقع پر چندہ ادا فرما دیں یا بذریعہ منی آرڈر رقم ارسال فرما دیں۔ بعض احباب وعدہ کرنیکے باوجود جلسہ سالانہ کے موقعہ پر چندہ ادا نہیں کر سکے۔ اب اس اعلان کے ذریعہ سے تمام احباب سے جن کا چندہ ختم ہے۔ گذارش ہے کہ انکی خدمت میں "وی۔ پی" ارسال کئے جا رہے ہیں۔ اُمید ہے سب اصحاب وصول فرما کر ممنون فرمائیں گے۔

(مینجر)

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ غلام نبی